سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات،13۔دسمبر2018
(یوم الخمیس،5۔ربیع الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد 5 : شمارہ 9

631

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13۔دسمبر 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، صنعت، تجارت وسرمایہ کاری اور امور نوجواناں و کھیلیں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

خواتین کی سماجی حیثیت پر پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

633

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعرات،13۔دسمبر 2018

(یوم الخمیس،5۔ربیع الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 13 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيثًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ
الْأَمْرُ ۗ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٥٤﴾ أُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾

سورة الأعراف 54 آیات 56

کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اسی نے سورج اور چاند ستاروں کو پیدا کیا سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے)۔ یہ اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے (54) (لوگو) اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (55) اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہنا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے (56)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اللھم صلے علی سیدنا و مولنا محمد و علی آلہ وصحابہ و بارک وسلم
جب حسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بِن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
اللھم صلے علی سیدنا و مولنا محمد و علی آلہ وصحابہ و بارک وسلم
جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان علیؓ
اس وقت رسول اکرمؐ کے دربار کا عالم کیا ہوگا
نہ میں مست ہوں نہ الست ہوں مجھے میکدے کی خبر نہیں
تیرے نام نے وہ نشہ دیا مجھے ہر نشے سے بچا لیا
میرے مصطفیؐ میرے مجتبیؐ سا حسینؓ آیا نہ آئے گا
انہیں دیکھنا ہو جو خواب میں تو درود ان پہ پڑھا کرو

سوالات

(محکمہ جات امداد باہمی، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امور نوجواناں و کھیلیں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امداد باہمی، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور امور نوجواناں و کھیلیں کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

MS TALAT FATEMEH NAQVI: Mr Speaker! I would congratulate you for restoring the old uniform for the Punjab Police and I would also like to suggest that there should be a Police Hospital.

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا مائیک نہیں چل رہا۔ آپ وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر کر لیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! میری چھوٹی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات کے بعد آپ بات کرنا اور چونکہ آپ کا مائیک نہیں چل رہا اس لئے ساتھ والے مائیک پر آ جانا۔ پہلا سوال نمبر 44 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 56 بھی جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 440 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل ہیڈکوارٹر سلانوالی سٹی میں سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر و مرمت اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*440: رانا منور حسین: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر سلانوالی شہر میں رانا محمد غوث خان ملٹی پرپز سپورٹس سٹیڈیم کب تک مکمل تعمیر ہو جائے گا؟

(ب) اس پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کب تک پر ہو جائیں گی؟

(د) سپورٹس سٹیڈیم کب تک handover ہو جائے گا؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) سلانوالی سٹیڈیم جون 2017 میں مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) سٹیڈیم کی منظور شدہ رقم 31.075 ملین تھی جس میں سے 27.459 ملین خرچ ہو چکی ہے جس کے اندر سٹیڈیم مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) اس سکیم کا PC-IV ابھی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی طرف سے موصول نہ ہوا ہے جس کی وجہ سے اسامیوں کی منظوری کا عمل شروع نہ ہوا ہے۔ PC-IV جیسے ہی محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے موصول ہوگا، اسامیوں کی منظوری کے لئے تفصیلات محکمہ خزانہ کو بھجوا دی جائیں گی

(د) ہینڈاوور کا عمل PC-IV مکمل ہونے کے بعد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! جواب میں فرمایا گیا ہے کہ PC-IV کے لئے محکمہ مواصلات و تعمیرات نے کوشش کی ہوئی ہے لیکن ابھی تک PC-IV نہیں بنا جب تک PC-IV نہیں بنے گا اس وقت تک یہ سٹیڈیم hand over take over نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ PC-IV کب تک بنے گا اور یہ سٹیڈیم کب تک hand over take over ہو جائے گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال نمبر بول دیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر بولا ہے۔
جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ آپ سے متعلقہ سوال نہیں ہے بلکہ یہ سپورٹس منسٹر سے متعلقہ ہے۔
رانا منور حسین: جناب سپیکر! آج یہاں پر وزیر مواصلات و تعمیرات اور وزیر سپورٹس بھی موجود ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں چونکہ یہ سٹیڈیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اگر دونوں منسٹر صاحبان مہربانی فرما دیں تو PC-IV بھی تیار ہو جائے گا اور سٹیڈیم hand over take over بھی ہو جائے گا۔
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!
وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ہم نے اس سٹیڈیم سے متعلق request محکمہ مواصلات و تعمیرات کو forward کی ہے۔ انشاء اللہ PC-IV جلدی complete ہو جائے گا۔
رانا منور حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے پڑوسی ہیں، میرے ساتھ والے حلقے سے ہیں یہ میرے بھائی ہیں میں ان سے مطمئن ہوں اور میں ان سے کوئی ایسی بات نہیں کروں گا۔
جناب سپیکر: چلیں، ویسے ہی مل لیا کریں۔
رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس سوال کے سلسلے میں منسٹر صاحب کے چیمبر میں ملا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جو سٹیڈیم تحصیل ہیڈ کوارٹرز یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پر بن رہے ہیں لیکن ابھی تک مکمل نہیں ہوئے ان میں کچھ ترامیم ہو جائیں گی تو کیا جو سلانوالی کا سٹیڈیم بن رہا ہے اس میں کچھ ترامیم کر کے کچھ اور مراعات دیں گے تاکہ لوگوں کو فائدہ ہو سکے اور ہماری تحصیل میں کھیلوں کو زیادہ سے زیادہ فروغ مل سکے؟
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!
وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر سے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ان کا سٹیڈیم صرف نام کا multi-purpose ہے میں نے ان سے کہا ہے کہ ہم واقعی اس سٹیڈیم کو multi-purpose بنا دیں گے۔
جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔
محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 257 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول
کے ایکٹ کا نوٹیفکیشن جاری کرنے اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*257: محترمہ حمیدہ میاں: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 2018 جو کہ 16۔ مئی 2018 کو پاس ہوا کیا حکومت نے ایکٹ بننے کے بعد اس یونیورسٹی کا سرکاری طور پر نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے تو کس تاریخ کو نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے اگر نوٹیفکیشن جاری نہیں ہو سکا تو وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کا PC-I تیار ہو چکا ہے کیا یہ محکمہ کے عبوری ترقیاتی بجٹ کا حصہ بنا اگر نہیں تو کیا یہ سالانہ ترقیاتی بجٹ 19-2018 کا حصہ ہو گا یا دوبارہ نظر انداز ہو گا؟

(ج) The Punjab Tainjin University of Technology, Lahore کا بل 17۔مارچ 2018 کو پاس ہوا اور چھ دنوں بعد یونیورسٹی کا افتتاح کر دیا گیا۔

(د) کیا محکمہ دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے قیام کو اُسی رفتار سے حتمی شکل دینے کا ارادہ رکھتا تھا جس طرح The Punjab Tainjin University of Technology, Lahore کے لئے کیا گیا تھا۔ چانسلر کمیٹی / سنڈیکیٹ کب تک تشکیل دی جائے گی دی پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے وائس چانسلر کا تقرر کب تک ہو گا، پہلی کلاسوں کا آغاز / پہلا اکیڈمک سیشن کب تک شروع ہو گا نیز فیکلٹی ممبرز کی تقرری کب تک عمل میں آئے گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 16۔ مئی 2018 کو پاس ہوا جس کے تحت موجودہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول کو اپ گریڈ کر کے یونیورسٹی کا نوٹیفکیشن جاری ہونا تھا۔ معاملہ ہذا کو محکمہ صنعت نے اپنی ترجیحات میں شامل کرتے

ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد رولزآف بزنس 2011 کے تحت صوبائی کابینہ کی منظوری کے لئے بھجوادیا ہے۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کا 2.1 بلین کا PC-I تیار ہو چکا ہے۔ سال 2018-19 کے لئے مبلغ 120 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) درست ہے۔

(د) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کو The Punjab Tainjin University of Technology, Lahore کی طرز پر حتمی شکل دی جائے گی اس ضمن میں تمام کمیٹیز وائس چانسلر اور فیکلٹی کا تقرر کابینہ کی منظوری کے بعد جلد عمل میں لایا جائے گا۔ اسی طرح جلد از جلد کلاسز شروع کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! میرا سوال یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے حوالے سے تھا اس سوال کے جز (ج) کے اندر محکمے نے تسلیم کیا ہے کہ پنجاب تینجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور کا ایکٹ پاس ہونے کے چھ دن بعد یونیورسٹی functional ہو گئی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ رسول یونیورسٹی کا ایکٹ مئی 2018 میں پاس ہوا لیکن سات ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک محکمے نے اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری نہیں کیا، اتنی تاخیر کی کیا وجہ ہے؟ اس کے اندر میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ عبوری ترقیاتی بجٹ کے اندر بھی یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے لئے رقم مختص کی گئی تھی لیکن یہ سکیم اس وقت بھی unapproved تھی اور اب بھی unapproved ہے۔ محکمہ پی اینڈ ڈی نے جولائی میں محکمے کو اعتراضات دور کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہ اعتراضات ابھی تک دور نہیں کئے گئے اور اسے approve بھی نہیں کیا گیا اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بعض محکموں سے بڑی جلدی میں چیزیں پاس کروالی جاتی ہیں لیکن یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس کا بجٹ کدھر سے آنا ہے اور کیسے آنا ہے۔ پچھلی گورنمنٹ کو شوق تو بڑا رہا ہے کہ یونیورسٹی بنادی جائے اور سارے معاملات کر دیئے جائیں جب یہ پاس کر رہے تھے تو انہیں اس وقت چاہئے تھا کہ وہ اس کا بجٹ بھی ساتھ

allocate کرتے۔ اب انہوں نے کہا کہ چھ دنوں کے اندر تینجن یونیورسٹی ٹاؤن شپ لاہور کا افتتاح کر دیا گیا بالکل ایسے ہی ہوا جیسے لکھا ہوا ہے۔ انہیں ribbon cutting کی تو بہت جلدی تھی لیکن انہیں چاہئے تھا کہ مہربانی کر کے اس کا بجٹ رکھ کر فیتہ کاٹ دیتے۔ فیتے کاٹنے تو بہت آسان ہیں لیکن اس کو چلانا بڑا مشکل ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو تینجن یونیورسٹی کی بات کی ہے اس کے لئے اب ہم نے آ کر -/300 ملین روپیہ release کیا ہے کیونکہ یہ چائنیز کے ساتھ collaboration ہے اور وہاں جو فیکلٹی ہے وہ بھی چائنیز کے ساتھ ہے۔ ہم اس یونیورسٹی کے بجٹ اور دوسرے معاملات حل کر رہے ہیں۔ محترمہ نے جو پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ جب نگران حکومت آئی تو انہوں نے اسے take up نہیں کیا اب ہم نے اسے take up کیا ہے اور اب یہ نوٹیفکیشن کے لئے کابینہ کے اندر چلا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کابینہ میٹنگ کے اندر یہ چیزیں ہو جائیں گی۔ 06-11-2018 کو Standing Committee on Legislative Business نے اسے منظور کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب اسے صوبائی کابینہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور یہ 20-11-2018 کو بھیج دیا گیا ہے۔ جیسے ہی کابینہ اسے منظور کرتی ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو چلانے کے باقی معاملات اور بجٹ کے معاملات بھی حل کر لئے جائیں گے۔

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہو گی کہ بے شک حکومت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ہو یا پی ٹی آئی کی ہو عوام کا کام ہونا چاہئے لہٰذا منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اسے expedite کرائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ہمارے دور میں ہی رسول کالج پر کام شروع ہو گیا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس وقت کافی کام ہو گیا تھا لیکن اس کے بعد جیسے باقی پراجیکٹ روکے گئے تھے یہ بھی روک دیا گیا تھا۔ محترمہ کی ہمت ہے کہ انہوں نے آخری دنوں میں کچھ کر کرا کر کچھ کام شروع کرا لیا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس وقت یہ ادھر ہی تھے۔

جناب سپیکر: اب انشاءاللہ مل کر یہ کام کر لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! ویسے یہ ضرور بننا چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ کالج ہے اور کالج کو ہی یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا ہے۔ میں on the floor of the House آپ اور اس ایوان کے ساتھ commitment کرتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس یونیورسٹی کو بنائیں گے۔ ہمارا پروگرام تھا کہ 100 دنوں میں چار ٹیکنیکل یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ان کے دور میں The Punjab Tianjin University of Technology ٹاؤن شپ میں قائم ہوئی تھی جس کے بارے میں تھوڑی دیر پہلے میں نے وضاحت کی ہے کہ اس یونیورسٹی کے لئے 300 ملین روپے کا بجٹ ہم نے allocate کیا اور یہ grant یونیورسٹی کو جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول قائم کی جا رہی ہے، تیسری یونیورسٹی انشاءاللہ تعالیٰ ہم ڈیرہ غازی خان میں بنائیں گے جس کا بل تھوڑے دنوں تک اسمبلی کے اندر پیش کر دیا جائے گا اور ہم چوتھی ٹیکنیکل یونیورسٹی راولپنڈی میں بنائیں گے۔ 100 دنوں کے اندر ہمیں چار ٹیکنیکل یونیورسٹیاں بنانے کا target دیا گیا تھا اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو پورا کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول میں کام ہوتا ہوا نظر آئے گا۔ میں آپ سے commitment کرتا ہوں کہ as early as possible اس کی فیکلٹی اور وائس چانسلر کا تقرر کر دیا جائے گا۔ محترمہ نے اپنے سوال میں مزید سوالات بھی کئے ہیں لیکن ابھی انہوں نے ان کی بابت نہیں پوچھا تو میں ان کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی کابینہ اس یونیورسٹی کا نوٹیفکیشن کر دے گی تو پھر ہماری Search Committee وائس چانسلر کی selection کے لئے معیار کے مطابق عمل کرے گی۔

جناب سپیکر! وائس چانسلر کی selection کے بعد سنڈیکیٹ تشکیل دیا جائے گا۔ اس یونیورسٹی کی کلاسیں کب شروع ہوں گی؟

جناب سپیکر! میں ابھی اس حوالے سے کوئی یقین دہانی تو نہیں کروا رہا، مارچ اور پھر ستمبر میں داخلوں کا سیشن ہوتا ہے تو ہماری کوشش ہے کہ اس یونیورسٹی میں ستمبر کے سیشن کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے یونیورسٹی کی فیکلٹی کے حوالے سے بھی پوچھا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ وائس چانسلر کی selection کے بعد فیکلٹی ممبرز کی تقرری بھی کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ حمیدہ میاں کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔
محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! سوال نمبر 629 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین: پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ
کے قیام اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*629: محترمہ حمیدہ میاں: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 29۔مارچ 2016 کو پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ نے منڈی بہاؤالدین میں سمال انڈسٹری اسٹیٹ کے قیام کی منظوری دی اور محکمہ صنعت نے سالانہ ترقیاتی بجٹ 17-2016 اور 18-2017 میں 39 کروڑ روپے مختص کئے اب تک 17.868 کروڑ روپے زمین کی خریداری پر خرچ ہو چکے ہیں اور بقایا رقم 21.132 کروڑ روپے ڈائریکٹوریٹ آف ڈبلیو اینڈ ڈی (پی ایس آئی سی) کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کئے گئے ہیں تاکہ سڑکوں و چار دیواری کی تعمیر اور دیگر امور پر خرچ کئے جائیں تجویز کردہ زمین پر تعمیراتی کام کب شروع ہو گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پلاٹوں کی بکنگ کے لئے مسلسل اشتہاری مہم چلانے کے باوجود 320 پلاٹوں میں سے صرف 67 پلاٹ بک ہو سکے۔اس کی کیا وجوہات ہیں نیز پلاٹوں کو فروخت کرنے کے لئے کوئی اور تجویز بھی زیر غور ہے؟

(ج) کیا حکومت اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس سکیم کو کامیاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تجویز کردہ زمین پر تعمیراتی کام کے لئے تمام ضروری تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔تاہم زمین سے متعلقہ کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔جونہی اس کا فیصلہ آتا ہے تو موقع پر تعمیراتی کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ 67 پلاٹ بک ہوئے ہیں تاہم زمین سے متعلقہ کیس لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہونے کی وجہ سے دلچسپی رکھنے والے افراد ہچکچاہٹ کا شکار ہیں لہٰذا اس سلسلے میں لوگوں کو انڈسٹریل اسٹیٹ میں کاروبار قائم کرنے کے لئے متعلقہ مقامی صنعتکاروں سے مختلف سطحوں پر میٹنگز کا سلسلہ جاری ہے۔

(ج) حکومت اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس سکیم کو کامیاب کروانے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے۔اس مقصد کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت مقدمہ کو جلداز جلد نمٹانے کے لئے کوشاں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں منڈی بہاؤالدین کے لئے سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کی منظوری دی گئی تھی اور میں نے اسی حوالے سے یہ سوال دیا ہے۔اس سوال کے جواب میں محکمہ نے لکھا ہے کہ:

"اس بارے میں ایک مقدمہ لاہور ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔"

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق لاہور ہائی کورٹ نے محکمہ کو direction دے دی ہے کہ آپ نے جو award جاری کیا تھا اس کو revise کریں۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میرا وزیر صنعت سے ضمنی سوال ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ direction کون سی تاریخ کو دی تھی اور اس پر کس حد تک عملدرآمد کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس کا تھوڑا سا پس منظر بیان کروں گا۔یہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خواہشات پر مبنی بنائی گئی کیونکہ یہاں پر یہ انڈسٹریل اسٹیٹ کارآمد نہیں ہے۔اُس وقت کے وزیر اعلیٰ نے سمال انڈسٹریل اسٹیٹ منڈی بہاؤالدین کے قیام کے لئے ایک directive جاری کیا تھا جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔اس کو اگر میں سادہ اور آسان لفظوں میں بیان کروں تو یہ کہوں گا کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ کی گردن کے اُوپر چاقو رکھ کر یعنی زبردستی اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو منظور کروایا گیا تھا۔29۔مارچ 2016 کو اس انڈسٹریل اسٹیٹ کا اعلان ہوا تھا اور یہ تقریباً 54 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔اس کے کل 320 پلاٹس ہیں جن میں چار کنال کے 10، دو کنال کے 54، ایک کنال کے 182 اور دس مرلہ کے 74 پلاٹس ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ پلاٹس تو رہائشی کالونی والے لگتے ہیں۔ دو کنال یا ایک کنال کے پلاٹ پر انڈسٹری کیسے لگے گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل درست ہے۔اس انڈسٹریل اسٹیٹ کا کل بجٹ 626.547 ملین روپے کا ہے جس میں سے 390 ملین روپے حکومت پنجاب نے دینے ہیں اور 236.54 ملین روپے self-finance کے تحت یعنی پلاٹس بیچ کر حاصل کئے جائیں گے۔ابھی تک اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں صرف 67 پلاٹس فروخت ہوئے ہیں۔ان 67 پلاٹس کی فروخت سے 60.84 ملین روپے حاصل ہوئے اور یہ پلاٹ installments پر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر محترمہ حمیدہ میاں سے سوال کرتا ہوں کہ اس جگہ پر کروڑوں روپے ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ جہاں پر colonization نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر! معزز ممبر محترمہ حمیدہ میاں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ کیا حکومت اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے اور اس سکیم کو کامیاب کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ سوال انہوں نے ہم سے پوچھا ہے تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ انڈسٹریل اسٹیٹ آپ نے اپنے علاقے میں بنوا تو لی لیکن اس کو کامیاب بنانے کے لئے آپ کی حکومت نے کیا کیا تھا؟

جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پلاٹوں کی بکنگ کے لئے مسلسل اشتہاری مہم چلانے کے باوجود 320 پلاٹوں میں سے صرف 67 پلاٹس فروخت ہو سکے ہیں؟

جناب سپیکر! ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے اس جگہ پر انڈسٹریل اسٹیٹ کیوں بنوائی، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ سے اس کو کیوں زبردستی منظور کروایا گیا اور حکومت کے پیسے کیوں ضائع کئے گئے؟

جناب سپیکر! اب معزز ممبر اپنے سوال میں پوچھ رہی ہیں کہ یہاں پر پلاٹ فروخت کیوں نہیں ہو رہے اور colonization کیوں نہیں ہو رہی؟ تو اس کا جواب یہی ہے کہ جب آپ نے غلط جگہ پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنائی ہے تو پھر یہاں پر colonization نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! چونکہ اس پر اب public or tax money خرچ ہو چکی ہے لہٰذا اس کو مکمل کیا جائے گا۔لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے ابھی تک کیس dispose of نہیں ہوا،

اس کی اگلی تاریخ پیشی 23۔جنوری 2019 ہے، جیسے ہی کورٹ کی طرف سے عائد کی گئی legal binding ہٹ جاتی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جتنی جلدی ممکن ہو سکے گا اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو مکمل کریں گے اور اس کی colonization کے لئے جو کچھ ممکن ہو سکتا ہے وہ کریں گے تاکہ وہاں پر لوگوں کو روزگار مل سکے۔انہوں نے غلط کام کیا ہے لیکن ہم انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ اس کو درست کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، بڑی اچھی بات ہے۔

محترمہ حمیدہ میاں: جناب سپیکر! وزیر صنعت نے فرمایا ہے کہ یہ انڈسٹریل اسٹیٹ چاقو کے زور پر منظور کروائی گئی ہے، اگر یہ سکیم feasible نہیں تھی اور چاقو کے زور پر محکمہ صنعت نے 18۔کروڑ روپے کی زمین خرید لی ہے تو پھر محکمہ کے ذمہ داران کے خلاف انکوائری ہونی چاہئے۔اس منصوبہ کی باقاعدہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ نے منظوری دی تھی اور گجرات چیمبر آف کامرس کے ممبران نے کہا تھا کہ ہم خود اس سکیم میں self-sustainable basis پر انوسٹمنٹ کریں گے۔

جناب سپیکر! تین ماہ پہلے میں نے وزیر صنعت کو ایک درخواست دی تھی کہ لاہور سُندر انڈسٹریل اسٹیٹ اور منڈی بہاؤالدین سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے الگ الگ terms and conditions رکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہاں پر پلاٹ خریدنے اور انڈسٹری لگانے کے لئے درخواستیں نہیں آ رہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میری اس درخواست پر پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بورڈ میں غور کیا جائے، اگر باقی انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے terms and conditions کو آسان کیا گیا ہے تو پھر منڈی بہاؤالدین انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے بھی terms and conditions کو آسان بنایا جائے۔ شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر کی درخواست محکمہ کے پاس ضرور آئی ہو گی، صبح میں نے اپنے محکمہ سے ان کی درخواست کی بابت معلوم کیا تھا۔ محکمہ کا point of view یہ ہے کہ انڈسٹریل پلاٹ ٹرانسفر نہیں ہو سکتا اور یہ شرط اس لئے لگائی جاتی ہے کیونکہ حکومت اس پلاٹ کو رعایتی نرخوں پر develop کر کے دیتی ہے۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر یہ چاہتی ہیں کہ real estate کی طرح اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں پہلے ایک بندہ پلاٹ خریدے، وہ اپنے پاس ایک سال رکھے اور پھر آگے دوسرے بندے کو فروخت کر دے تو ایسا ممکن نہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے باقاعدہ اس حوالے سے ایک قانون بنایا تھا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے پلاٹس ہاؤسنگ کالونی کے لئے یا پراپرٹی ڈیلرز کو نہیں دیئے جائیں گے تاکہ وہ آگے فروخت نہ کر سکیں یعنی انڈسٹریل اسٹیٹ کے پلاٹس پر باقاعدہ یہ پابندی لگائی گئی تھی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں اور معزز ممبر چاہتی ہیں کہ یہ پابندی اُٹھالی جائے جو کہ ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایسا ہونا بھی نہیں چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ real estate نہیں بلکہ صنعتی اداروں کے لئے حکومت یہ زمین سستی بیچ رہی ہے اور اس کے لئے ایک طریق کار طے کیا گیا ہے۔ میرے پاس سابق وزیر اعلیٰ کا directive موجود ہے اور اسے سوال کرنے والی معزز ممبر نے issue کروایا تھا۔ آپ بے شک ان سے پُوچھ لیں۔ اب میں اس پر زیادہ بولوں گا تو وہ مناسب نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: چلیں، جانے دیں۔ سوالات ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے لئے کاغذ خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

*44: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور نے سال 2013 تا 2018 میں کتنا کاغذ خریدا؟

(ب) کیا مذکورہ کاغذ اوپن ٹینڈر کے ذریعہ خریدا؟

(ج) کس کس فرم نے بولی میں حصہ لیا؟

(د) کس کس فرم کو کاغذ کی فراہمی کے ٹھیکے دیئے گئے؟

(ہ) کیا ان ٹینڈرز میں PPRA قوانین کی پابندی کی گئی اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور نے سال 2013 تا 2018 میں 1360 میٹرک ٹن کاغذ خریدا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	میٹرک ٹن (ریم)	میٹرک ٹن (ریل)
2013-14	80	120
2014-15	220	180
2015-16	100	180
2016-17	350	---
2017-18	130	---

(ب) ہاں۔ مذکورہ کاغذ بذریعہ اوپن ٹینڈر خریدا گیا۔

(ج) بولی میں مندرجہ ذیل فرموں نے حصہ لیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013-14

1۔ ٹریڈ انٹرنیشنل
2۔ بابری نیازی پرنٹرز
3۔ انصار برادرز

2014-15

1۔ منڈیالی پیپر ملز
2۔ ٹریڈ انٹرنیشنل
3۔ انصار برادرز

2015-16

1۔ شہزاد ایجوکیشنل سروسز
2۔ زیڈاے کارپوریشن
3۔ پریمئیر پیپر ملز
4۔ گریس پرنٹ اینڈ پیک
5۔ بابری نیازی پرنٹرز

2016-17

1۔ منڈیالی پیپر ملز
2۔ ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز
3۔ انصار برادرز
4۔ ولید انٹرپرائزز

2017-18

منڈیالی پیپر ملز

(د) جن فرموں کو ٹھیکے دیئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

2013-14	ٹریڈ انٹرنیشنل، لاہور
2014-15	ٹریڈ انٹرنیشنل، لاہور
2015-16	زیڈ اے کارپوریشن
2016-17	ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز،
2017-18	منڈیالی پیپر ملز

(ہ) کاغذ خریدتے وقت حکومت پنجاب کے PPRA قوانین کی سختی سے پابندی کی گئی۔ تصدیق کے لئے اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

محکمہ کوآپریٹو کی جانب سے کسانوں کی فلاح کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*56: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ کوآپریٹو نے صوبہ میں کسانوں کی فلاح کے لئے سال 2015 تا 2018 کوئی منصوبہ شروع کیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) جی، ہاں!

(ب) محکمہ کوآپریٹو نے صوبے میں کسانوں کی فلاح کے لئے سال 2015 تا سال 2018 جو منصوبے شروع کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گوداموں کی بحالی

کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں 2018-2016 میں ایک سکیم شروع کی گئی جس کا نام "پنجاب میں مشترکہ کاشتکاری کا اجراء" تھا جس کا بجٹ 107.786 ملین تھا۔ کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز سیالکوٹ، سرگودھا، ننکانہ صاحب، جھنگ، بھکر، اوکاڑہ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور کے لئے محکمہ تعمیرات و مواصلات کو 2.7 ملین یعنی ہر ضلع کے لئے تین لاکھ کے حساب سے دیئے گئے تاکہ کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز کی ناکارہ عمارات کو استعمال میں لایا جائے جو صرف اس کی افادیت میں اضافہ کرے، چھ اضلاع میں رقوم گوداموں کی مرمت پر خرچ ہوئی ان گوداموں کی عمارات کی حالت انتہائی

خستہ حال تھی اور چار دیواریاں چھتیں بھی گر چکی تھیں جن میں موسمی حالات کے پیش نظر سامان رکھنا ممکن نہ تھا اب ان کی حالت قدرے بہتر ہو گئی ہے۔ کئی گوداموں میں چھتیں ڈال دی گئی ہیں اور باقی ماندہ میں چار دیواریاں اور فرش مرمت کروا دیئے گئے ہیں اور اب وہ قابل استعمال ہیں تین اضلاع کی رقوم مقررہ وقت میں خرچ نہیں ہو سکیں اور خطا ہو گئیں۔

کھاد اور بیجوں کی تقسیم

پنجاب میں مشترکہ کاشتکاری کے اجراء کے تعارف کے تحت کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز سیالکوٹ، سرگودھا، ننکانہ صاحب، جھنگ، بھکر، اوکاڑہ، ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور حافظ آباد کے لئے 66.1205 ملین مختص اور مہیا کئے گئے اور کسانوں سے 100 فیصد وصول کر کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو واپس جمع کروا دیئے گئے اور 10 کوآپریٹو فارم سروس سنٹرز کو کھاد اور بیج کی فراہمی سے متعلقہ اضلاع میں فصلوں پر اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

کھجوروں کے پودوں کی فراہمی

پنجاب میں مشترکہ کاشتکاری کے اجراء کے تعارف کے تحت یو کے اور یو اے ای سے درآمد کردہ 10000 کھجوروں کے پودوں کا ٹشو کلچر بہترین نشو و نما کے لئے ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد کی زیر نگرانی الگ تشکیل شدہ نرسری میں رکھوایا گیا ہے اس کی لاگت 29.293 ملین روپے ہے۔ فروری 2019 تک کھجوروں کے پودے زرعی انجمن امداد باہمی کے ممبران میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

بارانی علاقے کے کسانوں کے لئے بلاسود ٹریکٹر کی فراہمی

محکمہ امداد باہمی کے تحت گزشتہ کئی دہائیوں سے بارانی علاقوں کے کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے بلاسود قرضوں کی فراہمی کی یہ سکیم چلتی آ رہی ہے مگر رقوم کی عدم دستیابی کی بنیاد پر یہ سکیم کچھ دیر کے لئے فعال رہی مگر محکمہ کی کاوشوں کی بنا پر مبلغ سات کروڑ روپے محکمہ خزانہ کی طرف سے اجراء کر کے اس کو فعال کیا جا رہا ہے اس وقت رجسٹرار کوآپریٹوز کے دفتر میں بارانی علاقوں کے کسانوں کی زرعی امداد بذریعہ فراہمی بلاسود ٹریکٹر بارانی علاقوں میں فعال انجمن ہائے کی تعداد کے تناسب سے زیر غور ہے قرعہ اندازی کے بعد جلد اس کا اجراء کر دیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ کے صنعتی شعبہ جات میں روزگار کے لئے پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

17: جناب نصیر احمد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
حکومت صوبہ بھر کے صنعتی شعبہ میں روزگار کے مواقع بڑھانے کے لئے کون سی پالیسی پر عمل پیرا ہے اس پالیسی اور اس کے نتائج سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):
اگرچہ پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے تاہم روزگار کے مواقع بڑھانے کے لئے صنعتوں کا فروغ نہایت ضروری ہے۔ محکمہ صنعت صنعتوں کے فروغ کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور مروجہ پالیسی مجریہ 2002 کے تحت صنعتوں کے قیام کے لئے محکمہ سے کسی اجازت نامہ کی ضرورت نہ ہے۔ پالیسی ہذا کے تحت پالیسی پر ضلعی حکومتیں صنعتوں کے قیام کے لئے منفی اور مثبت علاقہ جات مختص کرتی ہیں اور مثبت علاقہ جات میں صنعتوں (ماسوائے شوگر مل، سیمنٹ فیکٹری، الکوحلی مشروب، اسلحہ و بارود، کرنسی اور سکیورٹی پرنٹنگ، تیزی سے بھڑک اٹھنے والا آتش گیر مواد، تابکاری مواد) کے قیام کے لئے محکمہ کی طرف سے کوئی پابندی نہ ہے۔ حالیہ پالیسی کے تحت محکمہ صنعت ایک سہولت کار کا کردار ادا کرتے ہوئے صنعتکاروں کو مفید معلومات فراہم کرتا ہے تاکہ ملک میں صنعتی پیداوار بڑھے اور روزگار کے مواقع میسر آئیں۔
مزید برآں حکومت صنعتکاروں کی سہولت کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام عمل میں لا رہی ہے جہاں پر تمام بنیادی سہولتیں سڑکیں، بجلی اور گیس مہیا کی جاتی ہیں۔ صنعتوں میں متعلقہ اہلیت کی بہتری کے لئے سکل ڈویلپمنٹ کونسل اور ٹیوٹا کے تعاون سے ہنر مند افراد کی فنی و ہنر مندانہ صلاحیتوں کی بہتری کی تربیت کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے جس سے یقینی طور پر عوام کے لئے روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔

صوبہ میں کھیلوں کے فروغ اور یونین کونسل کی سطح پر کئے گئے اقدامات کی تفصیلات

24: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) صوبہ میں کھیلوں کے فروغ کے لئے سال 2017 میں کیا اقدامات اٹھائے گئے اور اب تک کیا کام کیا گیا ہے؟

(ب) ہر یونین کونسل کی سطح پر کھیلوں کے فروغ کے لئے حکومت نے کوئی منصوبہ بندی کی ہے،اس کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ میں کھیلوں کے فروغ کے لئے محکمہ کھیل نے 2017 میں 245 کھیلوں کی سہولیات میں سے 55 سہولیات مکمل کیں جن سے صوبہ بھر کے نوجوان فائدہ اٹھا رہے ہیں اور باقی بہت جلد مکمل ہو جائیں گی۔ اس سال محکمہ نے کھیلوں کی 204 سہولیات پر کام جاری ہے۔ جن میں سے 130 کے قریب اس سال مکمل کر لی جائیں گی اور صوبہ بھر کے نوجوان ان سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی صحت مندانہ سر گرمیاں جاری رکھ سکیں گے۔

(ب) یونین کونسل کی سطح پر کھیلوں کے فروغ کے لئے حکومت ہر یونین کونسل کو بجٹ فراہم کرتی ہے لہٰذا اس جز کا جواب محکمہ لوکل گورنمنٹ سے لیا جانا مناسب ہوگا۔

ضلع گوجرانوالہ میں (بوائز و گرلز) ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ و ٹیکنیکل کالجز کی تعداد اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

37: چودھری اشرف علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنے (بوائز و گرلز) ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوشن میں کس کس skill کی تعلیم کہاں تک دی جا رہی ہے؟

(ج) مذکورہ انسٹیٹیوشنز میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی منظور شدہ اسامیاں کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا حکومت ہنر مند افراد تیار کرنے کے لئے مذکورہ انسٹیٹیوشنز کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل 17 ادارے ہیں۔ جن میں سے 12 ادارے بوائز اور پانچ ادارے گرلز کے ہیں۔ ان اداروں میں سے چار ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس،

9ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس، ایک ٹیکنیکل کالج اور تین سروس سنٹرز ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کے انسٹیٹیوشنز میں 48 سکلز (skills) میں تعلیم دی جا رہی ہے جن میں سے چھ ٹیکنالوجیز تین سالہ، سات ٹریڈز دو سالہ، 14 ٹریڈز ایک سالہ اور 21 ٹریڈز چھ ماہ مدت کے ہیں۔ ان کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ کے اداروں میں کل منظور شدہ 497 (اسامیاں) ہیں جن میں سے 283 پر اور 214 (اسامیاں) خالی ہیں۔

- ٹیچنگ کی کل 186 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 107 پر اور 79 اسامیاں خالی ہیں۔
- نان ٹیچنگ سٹاف کی 311 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے 176 پر اور 135 اسامیاں خالی ہیں۔

ادارہ وار تفصیل (اسامی خالی ہونے کی مدت کے ساتھ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گوجرانوالہ میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے خواتین) کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کا PC-I منظور ہو گیا ہے اور مشینری اور ایکوپمنٹ کی پروکیورمنٹ جاری ہے۔

صوبہ کے روایتی کھیلوں کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

74: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے روایتی کھیل جس میں کبڈی، کشتی وغیرہ شامل ہیں ان کھیلوں کی بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) روایتی کھیلوں کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ میں روائتی کھیلوں کبڈی اور کشتی وغیرہ کے فروغ کے لئے حکومت درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے:

1. سالانہ سپورٹس کیلنڈر میں ان کھیلوں کو شامل کیا گیا ہے۔

2. تحصیل سطح سے لے کر صوبائی سطح تک سپورٹس کیلنڈر میں ان کھیلوں کے مقابلہ جات کا انعقاد کیا جائے گا۔

3. تحصیل سطح پر صوبہ بھر میں ان کھیلوں کے مقابلہ جات مکمل ہو چکے ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ کی سطح کے کھلاڑیوں کے انتخاب کے لئے مقابلے جاری ہیں۔

(ب) روائتی کھیلوں مثلاً کبڈی و کشتی وغیرہ کو زندہ رکھنے کے لئے سولہ سال سے کم عمر کھلاڑیوں کے مقابلہ جات منعقد کروائے جا رہے ہیں اور یہ مقابلہ جات ہر سال منعقد کروائے جائیں گے نیز یہ مقابلہ جات تحصیل سطح، ضلعی سطح، ڈویژنل سطح اور صوبائی سطح پر کروائے جائیں گے۔ اس سے نوجوان نسل میں روائتی کھیلوں کے ساتھ لگاؤ پیدا ہو گا اور جونیئز و سینئر کھلاڑیوں کی بڑی تعداد مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے دستیاب ہو گی۔

لاہور: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹوں اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

127: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کتنے رقبے پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) کن افراد کو یہ پلاٹ کس مقصد کے لئے الاٹ کئے گئے اور ان سے فی کنال کتنی رقم لی گئی ہے اور کتنے افراد سے بقایا رقم لینی ہے۔ ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 1802 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

(ب) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ رائیونڈ روڈ لاہور میں 724 پلاٹ ہیں جن کے سائز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 724 پلاٹس میں سے 717 پلاٹس الاٹ کئے جا چکے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل:

(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سات عدد پلاٹس خالی ہیں جو کہ کسی کو الاٹ نہیں کئے گے جن کی تفصیل۔

(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
بارہ افراد / کمپنیوں سے -/5,133,713روپے بقایاجات وصول کرنے ہیں
جن کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ حلقہ پی پی-120 میں کھیلوں کے گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

148: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیرامور نوجواناں و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپورٹس گراؤنڈ موجود ہیں؟

(ب) کیا حکومت رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرامور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں درج ذیل سپورٹس گراؤنڈز موجود ہیں۔

نمبر شمار	جگہ
(i)	چک نمبر 151گ ب
(ii)	چک نمبر 254گ ب
(iii)	چک نمبر 184گ ب
(iv)	منی سٹیڈیم (فٹبال / ہاکی) چک نمبر 335گ ب، رجانہ سے سات کلومیٹر
(v)	گورنمنٹ ہائی سکول 151گ ب
(vi)	گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
(vii)	گورنمنٹ ہائی سکول 336گ ب سرابہ
(viii)	گورنمنٹ ہائی سکول 264گ ب
(ix)	گورنمنٹ ہائی سکول 288گ ب
(x)	گورنمنٹ ہائی سکول 361گ ب
(xi)	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 293گ ب
(xii)	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
(xiii)	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 361گ ب
(xiv)	زیر تعمیر سپورٹس گراؤنڈ چک نمبر 341گ ب ننگلاں
(xv)	زیر تعمیر سپورٹس گراؤنڈ چک نمبر 343گ ب جڑاہاں

(ب) موجودہ ADP میں رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کیے گئے۔

ساہیوال سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی منظوری اور جاری کام سے متعلقہ تفصیلات

189: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی سرکاری طور پر منظوری دی گئی ہے اگر ہاں تو کب، اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا ان پر کام جاری ہے اگر ہاں تو کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی ہے، ان کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کریں؟

وزیر امور نوجوانان و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف)

1۔ ہاں! یہ درست ہے کہ سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی منظوری محکمہ سپورٹس نے مورخہ 15۔ مئی 2017 کو دی جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 18-2017 میں شامل کی گئی۔ اس سکیم کے فنڈز پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ سپورٹس بورڈ کو مختص کر دیئے گئے جبکہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے محکمہ سپورٹس کو آگاہ کیا کہ یہ سکیم محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے اور اس پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کی جانب سے کام کرنا مناسب نہ ہے لہٰذا پراجیکٹ ڈائریکٹر نے مختص فنڈز محکمہ پی اینڈ ڈی کو چٹھی نمبر PD/PMU/SBP/LHR/18/1248 مورخہ 03-01-2018 کے ذریعے واپس کر دیئے۔

2۔ کیونکہ تمام نئی سکیمز PMU کی جانب سے شروع کی جاتی تھیں اور یہ سکیم نئی شروع ہوئی تھیں اس لئے اس سکیم کے فنڈز PMU کو مختص ہوئے۔

3۔ مزید برآں اس سکیم کی چھان بین پر معلوم ہوا کہ محکمہ بلڈنگ مواصلات و تعمیرات ساہیوال نے بغیر کسی منظوری کے اپنی مرضی سے یہاں کام شروع کروایا ہوا ہے جو محکمہ سپورٹس کے علم میں نہ ہے اور کمیر میں محکمہ سپورٹس کو گراؤنڈ بنانے کے لئے کوئی اور جگہ نہ ملی۔

(ب) محکمہ سپورٹس حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی کام جاری نہ ہے۔

لاہور میں محکمہ کوآپریٹو کے انسپکٹرز کی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

208: جناب نصیر احمد: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کوآپریٹو انسپکٹرز کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا موجودہ تعداد منظور شدہ اسامیوں سے مطابقت رکھتی ہے؟

(ج) حکومت نئی بھرتی کاارادہ کب تک رکھتی ہے؟

وزیرامداد باہمی (مہرمحمداسلم):

(الف) لاہور ضلع میں انسپکٹر کوآپریٹوز کی 9اسامیاں ہیں۔

(ب) جی،ہاں!

(ج) انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز(بی ایس۔14) کی بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن عمل میں لائی جاتی ہے۔ بھرتی کے حوالہ سے حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی جگہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

219: **جناب نصیر احمد:** کیاوزیرامداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی جگہ کہاں کہاں ہے؟

(ب) لاہور میں کل کتنی زمین پر ناجائز قابضین ہیں؟

(ج) حکومت ناجائز قابضین سے قبضہ واگزار کرانے کے لئے کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیرامداد باہمی (مہرمحمداسلم):

(الف) لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی جگہ نہ ہے۔

(ب) لاہور میں محکمہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی زمین نہ ہے لہٰذا محکمہ امداد باہمی کی کوئی زمین ناجائز قابضین کے قبضہ میں نہ ہے۔

(ج) کیونکہ امداد باہمی کی ملکیتی کوئی زمین نہ ہے لہٰذا کسی قسم کاناجائز قبضہ یاقابضین سے قبضہ واگزار کروانے کی قسم کے اقدامات کی ضرورت نہ ہے۔

گوجرانوالہ: ایکسپورٹ پروسیسنگ زون
کے قیام اور پلاٹوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

228: **چودھری اشرف علی:** کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں لایاگیایہ کتنے رقبہ پر محیط ہے اوراس میں کتنے پلاٹس کس کیٹیگری کے بنائے گئے؟

(ب) مذکورہ پلاٹس صنعتکاروں کو کن بنیادوں اور شرائط پر الاٹ کئے گئے؟
(ج) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ فرمائیں؟
(د) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون ہیں اب تک کتنے پلاٹس پر کون سی صنعت لگائی جاچکی ہے؟
(ہ) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون میں تیار کردہ کون سی مصنوعات کن ممالک کو برآمد کی جارہی ہیں اوران برآمدات سے سالانہ کتنازرمبادلہ حاصل ہوتا ہے؟
(و) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کی کامیابی کے لئے حکومت نے اب تک کیااقدامات اٹھائے ہیں اوران اقدامات کی وجہ سے برآمدات میں کتنااضافہ ہوا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ کا قیام2002-11-06 میں عمل میں آیااس کا انفر سٹرکچر2007 میں مکمل ہوااور ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ کا عملہ اکتوبر2012 میں تعینات ہوا۔اس کا کل رقبہ 113 ایکڑ ایک کنال 12 مرلے پر محیط ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے 212پلاٹس ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹگری	تعداد پلاٹس
چارکنال(اے)	96عدد
دوکنال(بی)	48عدد
ایک کنال(سی)	25عدد
دس مرلہ(ڈی)	43عدد
میزان:	212عدد

(ب) شرائط کالیٹر ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
(ج) گوجرانوالہ پنجاب کااہم صنعتی شہر ہےاس کی مصنوعات کو بیرون ملک ایکسپورٹ کرنے کی غرض سے چیمبر آف کامرس گوجرانوالہ کے پرزور اصرار پر مذکورہ اسٹیٹ کوای پی زیڈ کادرجہ2002-11-06 کو دیا گیا تاکہ گوجرانوالہ کے صنعتکاروں کی مصنوعات دوسرے ممالک کو ون ونڈو آپریشن کے تحت بھجواکر زرمبادلہ کمایا جاسکے۔

(د) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون گوجرانوالہ میں اب تک پچاس پلاٹس پر درج ذیل صنعتیں لگائی گئی ہیں۔

1-	کچن ویئر	2-	پیکجز
3-	پلاسٹک پروڈکٹس	4-	پلاسٹک دانہ
5-	میٹل پروڈکٹس	6-	باتھ روم پلاسٹک فٹنگ
7-	سوئی گیس فٹنگ	8-	ہینڈی کرافٹس پیکجز
9-	کاٹن یارن	10-	فائبر ڈور (فرنیچر)
11-	گارمنٹس	12-	ایلومینیم کچن وئیر
13-	الیکٹرک اشیاء	14-	فارماسوٹیکل
15-	ڈائننگ اینڈ ٹیکسٹائل	16-	سوپ مینوفیکچرنگ

(ہ) مذکورہ ایکسپورٹ پروسیسنگ زون میں زیادہ تر تیار کردہ کچن کک ویئر میلا مائن پروڈکٹس، سٹیل اینڈ سٹیل کے برتن، گارمنٹس، سوپ پروڈکٹس کی برآمد افغانستان، مراکش، سعودی عرب، عرب امارات کو کی جاتی ہیں۔ جو زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

2013-14	2015-16	2017-18	2018-19
626%	630%	715%	803%

(و) ایکسپورٹ پروسیسنگ زون اتھارٹی نے انوسٹرز کو مختلف ترغیبات دی ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہر سال برآمدات میں اضافے کا جواب سوال نمبر (ہ) میں دیا جا چکا ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور میں سٹیڈیم اور گراونڈ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

292: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کے لئے گراونڈ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور گراونڈ نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان کھیلوں سے محروم ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کا گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بصیر پور میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہے۔ بصیر پور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم موجود ہے جس کا رقبہ 40 کنال (بشمول مکمل چار دیواری) ہے۔

مذکورہ سٹیڈیم میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں۔

1- فٹبال گراؤنڈ 2- کرکٹ گراؤنڈ

3- سوئمنگ پول 4- سٹیج

(ب) جز (الف) پر دیئے گئے جواب کی بنیاد پر یہ درست نہ ہے۔ بصیر پور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کئی سالوں سے علاقہ کے نوجوانوں اور کھلاڑیوں کو کھیلوں کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ بصیر پور شہر اور ارد گرد کے علاقوں سے کھلاڑی روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ سٹیڈیم میں پریکٹس کرتے ہیں۔ مذکورہ سٹیڈیم میں گاہے بہ گاہے مختلف گیمز کے ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ج) مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کی موجودگی میں کسی دوسرے سٹیڈیم یا کھیلوں کے میدان کی فی الوقت کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: وارث شاد صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

قواعد کو معطلی کی تحریک پیش کرنے کی اجازت

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! کل آپ یہاں پر تشریف فرما نہیں تھے میں نے عرض کی تھی کہ ہمارے اس ہاؤس کے معزز ممبر خواجہ سلمان رفیق کے حوالے سے قواعد کی معطلی کی تحریک قاعدہ 234 کے تحت پیش کی تھی اور ہمارا وفد اس حوالے سے چیمبر میں ڈپٹی سپیکر اور وزیر قانون پارلیمانی امور سے ملا بھی تھا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض یہ تھی کہ ہم روایات کو خود تھوڑا سا بدلیں۔ پرانی روایات کو اگر ہم لے کر بیٹھ گئے تو پھر یہ ہاؤس اور civilization نہیں چل سکتی۔ جس طرح تہذیبوں کا ارتقاء ہوا ہے اسی طرح چیزیں ارتقاء کی طرف چلی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے عرض کیا تھا کہ خواجہ سلمان رفیق اس ہاؤس کے معزز ممبر ہیں اسی طرح کل میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہو سکتا ہے اور اُدھر سے بھی کل کوئی ممبر ہو سکتا ہے۔ ہمارے کچھ پرانے دوستوں کو اگر پروڈکشن آرڈر پر نہیں بلایا گیا تو میں اُس کو condemn کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وہ کام ٹھیک نہیں ہوا تو اس سلسلے میں وزیر قانون نے کہا تھا کہ آپ صبح آ جائیں تو میں قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں اس حوالے سے آپ ہاؤس کی sense لے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ابھی نہیں۔ آپ لوگ اتنی جلدی نہ کریں کیونکہ یہ کام اتنی جلدی والا نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سوا باقی تمام صوبائی اسمبلیوں کے rules میں پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے یہ چیزیں ہیں اور unfortunately پچھلے 10 سال میں آپ میں سے کسی نے بھی یہ بات نہیں کی کہ پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے ترامیم کی جائیں۔ اب جب آپ کے اپنے اوپر پڑی ہے تو آپ پچھلوں کو بھی condemn کر رہے ہیں یہ اس طرح نہیں ہے اس معاملے کو دیکھنا پڑے گا کہ اس کی legal implications کیا ہیں اور ہم نے اپنے rules بھی دیکھنے ہیں۔ وزیر قانون! اس حوالے سے آپ کی کوئی بات ہوئی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف نے کل اس مسئلے کو یہاں پر اُٹھایا تھا اور میں نے اُس کے نتیجے میں یہی گزارش کی تھی کہ یہ معاملہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کیونکہ ہمارے Rules of Procedure میں کوئی ایسی provision نہیں ہے لیکن معزز ممبر کا خیال یہ تھا کہ اگر ہم اس حساب سے ایک تحریک پیش کریں اور اُس تحریک کے ذریعے خواجہ سلمان رفیق کو اسمبلی اجلاس میں بلا لیا جائے یا پروڈکشن آرڈر کے متبادل کوئی بندوبست کر لیا جائے تو کیا یہ ممکن ہے؟

جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں ایڈووکیٹ جنرل آفس میں بھی بات کی ہے اور دیگر دوستوں سے بھی بات کی ہے اس میں مسئلہ یہ ہے کہ میرے خیال میں کسی بھی پارلیمانی تاریخ

میں یہ مثال نہیں ملتی کہ کوئی آدمی جو کسی بھی مقدمہ میں جوڈیشل آرڈر کے تحت پابند ہو اُس کو اسمبلی ایک قرارداد یا تحریک پیش کر کے طلب کر لے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اگر ہم یہ کریں گے بھی تو یہ implement نہیں ہو گا تو میں سمجھتا ہوں اور جس طرح آپ نے فرمایا کہ جلدی نہیں ہے۔ آپ rules amendment کرنے کے لئے ایک تحریک پیش کر دیتے اور اُس کا ایک مناسب طریقہ اختیار کر لیں کیونکہ مجھے یقین ہے اور میں نے ابھی جناب سپیکر سے بات بھی نہیں کی ہے لیکن مجھے جناب سپیکر کی جمہوری سوچ کا اندازہ ہے کہ اگر جناب سپیکر چاہیں تو یہ کام immediately ہو سکتا ہے، rules بھی change ہو سکتے ہیں اُن میں ترمیم آ سکتی ہے لیکن پچھلے دس سالوں میں آپ نے جمہوریت کی جس چیمپئن شپ کا مظاہرہ کیا اور اس مسئلے کو سوچا ہی نہیں کیونکہ آپ کے ذہن میں تھا کہ ہم نے تو تا قیامت اس صوبے میں حکمران رہنا ہے اور اگر کسی نے بھگتنا ہے تو ان لوگوں نے بھگتنا ہے لیکن جس طرح آج سپیکر صاحب نے فرمایا کہ آپ کے سر پر آن پڑی ہے تو تھوڑا سا relax ہو کر آئیں اور مل بیٹھ کر اس کا کوئی مناسب راستہ نکالیں۔ اس کو اس طرح جلدی میں نہیں کیا جا سکتا کہ ہم اس ہاؤس کے لئے embarrassment create کر لیں کہ ہم فلاں ملزم کو ہاؤس میں لانے کے لئے قرارداد پیش کریں تو بات یہ ہے کہ جو بندہ عدالتی حکم کے تحت پابند ہے اُس کو ہاؤس کس طرح طلب کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر! معزز ممبر اس بات پر بار بار بضد ہیں کہ rules suspend کر دیئے جائیں rules suspend کر کے کیا کریں گے جب ایک قانون موجود ہی نہیں ہے تو rules suspend کر کے ہم کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: ہمیں آپ لوگوں سے ہمدردی ہے اور ہم چاہتے بھی ہیں لیکن کسی طریق کار، کسی اصول اور کسی قانون کے مطابق ہی ہو گا۔ یہ بات بھی اپنی جگہ سوچنے والی ہے کہ انسان کو تحمل کے ساتھ اور خاص طور پر جب کوئی انسان حکومت میں ہو وہ اور زیادہ جُھک کر اور تحمل کے ساتھ اگر کوئی کام کرے تو سو مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ ٹھیک ہے کچھ جا رہے ہیں کچھ آ رہے ہیں، کچھ پھر جا رہے ہیں تو میں کچھ ایسی باتیں نہیں کہنا چاہتا جس سے کسی کی دل آزاری ہو، یہ چیزیں سوچنی چاہئیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اُن کو پتا چل گیا ہے کہ آپ اس issue پر تین چار بار بولے ہیں تو آپ کی حاضری لگ گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مجھے پتا ہے وہاں پر جو حاضریاں لگتی ہیں اُس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور جو ساتھ بیٹھتے ہیں وہی مرواتے ہیں۔ جس نے یہاں اسمبلی میں پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے rules amendment نہیں ہونے دیئے جو بندہ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ملوث ہے اُس کو پکڑیں جس نے چیف منسٹر کو غلط راستے پر لگایا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اُس نے ہر کام غلط بتایا۔ مجھے نہیں پتا جس نے اپنی آنکھوں سے سارا کچھ دیکھا ہوا ہے۔ جب میں چیف منسٹر تھا اُس وقت یہ سب تو باہر چلے گئے تھے لیکن اُس وقت کسی کو تنگ نہیں کیا گیا۔ ہم نے اپنے دور میں اُنہیں بھی سہولت دی جن کی آج نمائندگی کر رہے ہیں۔ انہیں سب سے زیادہ سہولتیں میرے دور میں ملی ہیں۔ اُنہیں پروٹوکول بھی ملا ہے، اُن کی فیکٹریاں بھی بند نہیں ہونے دیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے اور جیسے جناب محمد بشارت راجا نے بھی کہا ہے کہ اقتدار اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہے اور وہی سارے جہانوں کا بادشاہ ہے، وہی سب کچھ کرنے والا ہے۔ انسان کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ذرا سوچے کہ اس کے اثرات کیا ہوں گے۔ کل کو میں بھی اس میں آ سکتا ہوں، کل کو میرے ساتھ بھی یہ ہو سکتا ہے۔ یہ سارے کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں کہ بندوں سے اُمید کوئی نہیں ہے۔ بندہ وہ ہوتا ہے جو جھک کے چلے، صبر سے چلے، کچھ کرنے سے پہلے کچھ سوچے اور اپنے ساتھ اچھے مشیر رکھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مجھے پتا ہے رانا ثناء اللہ خان کے سامنے بولنے کی آپ کی کیا جرأت ہے؟ آپ دل سے کہتے ہوں گے کہ یہ غلط حرکتیں ہو رہی ہیں مجھے ایک بندہ بتائیں جو اُٹھ کے بولا ہو کہ رانا ثناء اللہ خان غلط کہہ رہا ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

ان لوگوں کو جہاں پہنچایا گیا ہے اس میں رانا ثناء اللہ خان کا major role ہے، سانحہ ماڈل ٹاؤن میں بھی اس کا major role ہے اور ان کو نقصان پہنچانے کے لئے اُس نے یہ سارا کچھ کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے دل کھول کر دل کے پھپھولے سامنے رکھ دیئے ہم نے بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ سُن لئے۔

جناب سپیکر: اِدھر سے صبر نہیں آ رہا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب مجھے بھی سُن لیں۔ وہ ایک شعر ہے ناں:

کبھی ہم بھی تھے تم سے آشنا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جناب سپیکر! کبھی آپ ہمارے ساتھ تھے اور ہم آپ کے ساتھ تھے اور آپ پاکستان مسلم لیگ (ن) کا حصہ تھے۔ میں یہ عرض کروں کہ 2002 سے 2007 تک ہم اکٹھے تھے تو ہم اُس وقت بھی نہیں کر پائے اُس وقت تو رانا ثناء اللہ خان کی وہ بھی پوزیشن نہیں تھی ناں۔ ہم اُس وقت بھی یہ کام نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ میری بات سنیں، میں آپ کی تصحیح کرتا ہوں کہ اس وقت یہ issue آیا ہی نہیں۔ ہم نے یہ issue آنے ہی نہیں دیا۔ ایسا ہوا ہی نہیں اس لئے کسی نے point out بھی نہیں کیا تھا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری دوسری بات سن لیں کہ میں استدعا کروں گا۔ میرا اور آپ کا ہمیشہ سے عزت کا رشتہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اپنے ماضی سے نکل کر دیکھیں کہ یہ سیٹ جو آپ کو ملی ہے یہ وزیر اعلیٰ سے بھی اوپر ہے۔ اب آپ above board سپیکر بن کر دکھائیں باقی مسئلہ قانون کا رہ گیا جو راجا صاحب نے کہا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں دو section پڑھ دوں گا۔ اس میں اگر گنجائش نکلے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ جو فرمائیں گے میں اس طرح کر لوں گا۔

جناب سپیکر! میں 234 پڑھوں گا کہ:

234: Suspension of Rules: Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules, a member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Assembly and if the motion is carried, the rule in question shall stand so suspended.

جناب سپیکر: آپ کس rule کو suspend کرنے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 115 کے تحت rules suspend کر کے 234 ہے۔ اب آپ کا مسئلہ powers کا ہے۔ راجا صاحب نے فرمایا ہے کہ precedent ہے۔

جناب سپیکر! میں precedent دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! Rule-234 suspension کے لئے ہے تو rule ہے ہی نہیں تو suspend کیا کرنا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں rule پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ Rule-114 Right to move resolution ہے۔ میں نے resolution move کی ہے۔ مجھے Rule-114 allow کرتا ہے کہ:

> Right to move resolution: Subject to the provisions of these rules, a member or a Minister may move a resolution relating to a matter of general public interest.

جناب سپیکر! اب آپ کی powers اور precedent پر آ جاتے ہیں۔ آپ رول 235 پر آئیں یہ کہتا ہے:

> **Residuary powers of the Speaker:** All matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner as the Speaker may, from time to time, direct.

جناب سپیکر! یہ آپ کو extra ordinary اختیارات دیتا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے کہا ہے کہ آج تک ایسا precedent موجود نہیں ہے۔ میں یہاں precedent دے دیتا ہوں۔ میں نے اپنی resolution میں لکھا ہے کہ رول 235 کے تحت جان محمد جمالی سپیکر بلوچستان اسمبلی نے یہ residuary powers exercise کی تھیں۔ انہوں نے پروڈکشن آرڈر کئے۔ Where there's a will, there's a way.

جناب سپیکر! میں آپ سے بالکل کوئی جھگڑا اور لڑائی نہیں کرتا۔ آپ مجھے اور میرا مزاج جانتے ہیں۔ ہم 07-2002 تک اکٹھے رہے ہیں۔ میں کسی بھی غلط چیز پر stand نہیں لیتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھ میں یہ قوت ہے۔

جناب سپیکر! میں کسی کو دکھانے کے لئے کرتا ہوں اور نہ ہی میں نے اُس وقت کبھی آپ کو پلیز کرنے کے لئے کوئی کام کیا تھا۔ میں اُس وقت بھی جو بات سچ ہوتی تھی جناب کے اور راجا صاحب کے سامنے بھی بڑی عزت اور احترام کے ساتھ سچ بولتا تھا۔

جناب سپیکر! میں آج توقع کرتا ہوں کہ آپ آج میرا یہ resolution allow کریں گے، آپ House کی sense لے لیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں تین terms اُدھر بیٹھا ہوں۔ آج ادھر بیٹھنے والے سارے لوگ اُدھر بیٹھے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی بھی جیل جا سکتا ہے اور ہم پینڈوؤں کا کیا ہے، ہم تو یہاں سے جائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ جیل میں چلے جائیں۔ ہم پینڈوؤں کا culture ہی یہی ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو request کروں گا اور استدعا کروں گا کہ خواجہ سلمان رفیق انتہائی شریف النفس انسان ہیں۔ آپ ان کے پروڈکشن آرڈر کے لئے مہربانی کریں۔ مجھے allow کریں اور House کی sense لیں اور پروڈکشن آرڈر جاری کریں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کی اتنی زیادہ مہربانیاں ہیں۔ آپ نے تو آج مجھے بڑا با اختیار بنا دیا ہے۔ آج آپ نے کیا کمال کیا ہے؟ اس وقت بات یہ ہے کہ اگر جمالی صاحب نے کیا تھا تو انہوں نے rules بنائے تھے۔ یہ rules ساری اسمبلیوں میں ہیں، میں نے چیک کیا ہے کہ سندھ اسمبلی، خیبر پختونخوا اسمبلی میں ہے۔ یہاں پر rules نہیں ہیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے بڑی تفصیل سے بات کی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ پچھلے دنوں یہاں پر آپ کی ذات پر حملے ہوئے لیکن آپ نے اپنے مزاج اور administrative qualities سے صرف نظر کیا۔

جناب سپیکر! ہر ممبر کا آپ سے درخواست کرنے کا حق ہے، انہوں نے بھی کی ہے لیکن جو rules ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ Rules are not only for fools, but it is also for wise.

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے 2011 میں پروڈکشن آرڈر کے لئے Rules of Procedure میں ترمیم کے لئے move کیا تھا لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تھی۔ میں اس وقت اپوزیشن لیڈر تھا۔ یہاں وزیر قانون نے جو بات کی ہے میں اس کو second کرتا ہوں کیونکہ میں ان کی wisdom کا میں معترف ہوں کہ آپ اس کو ہمیشہ کے لئے کرنے کے لئے move کریں اور rules میں ترمیم کر لیں۔ آپ وقتی طور پر relief لینے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں بعد والے لوگوں کے لئے relief نہیں چاہتے۔ یہ attitude ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ غلط کام کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ غلط کام کے عادی ہیں۔ انہوں نے پچھلے دس سال بھی سارے غلط کام کئے ہیں اور یہ اپوزیشن کے دور میں بھی غلط کام ہی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کیونکہ عادات نہیں بدلتیں۔ عادت فی الموت پرانا محاورہ ہے تو آج اس عادت کو بدل لیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم پہلے تو غلط کرتے رہے ہیں مگر آج ہم ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں گو کہ وہ جیل میں چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ جیل میں جانے کا ہر کسی کو افسوس ہوتا ہے اور پڑوسیوں کو تو خصوصاً افسوس ہوتا ہے وہ آپ کے پڑوس میں بیٹھتے رہے ہوں گے۔ میں نے کل یہ عرض کیا تھا کہ جو بویا ہو گا وہی کاٹا ہو گا۔ میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا لیکن بہت بڑے شاعر فیض نے کہا تھا کہ:

تھور گڈ کے، پھل گلاب منگو
اک چوکے، شہد شراب منگو
تساں کیتیاں نے، تساں بھگتنا اے
ہن کسے توں کی حساب منگو

جناب سپیکر! جو کچھ کیا ہوتا ہے اس کو بھگتنا پڑتا ہے لیکن میں اس بات پر یہ کہوں گا کہ ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ اگر فیڈریشن میں پروڈکشن آرڈر کے رولز ہیں تو federating units میں بھی ہونے چاہئیں لیکن units والوں نے ایسا نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آپ نے بالکل بجا فرمایا کہ انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ یہ پانچ سال کے بعد دوسرے پانچ سال آئے ہیں تو اس کے بعد پانچ کا پہاڑہ پڑھا جائے گا۔ یہ پانچ کا پہاڑہ کسی نہ کسی جگہ پر ختم ہو جاتا ہے اور پھر چھ کا شروع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہ نیک نیت ہیں تو rules amend کرنے کے لئے ترمیم لے کر آئیں otherwise اس کی کوئی provision نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں انتہائی ادب کے ساتھ معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ rules کی جو interpretation کر رہے ہیں وہ بھی درست نہیں ہے۔ اگر غور سے پڑھا جائے تو 234 یہ ہے کہ:

> **Suspension of rules:** Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules,

جناب سپیکر! جو existing ہیں ان میں اگر کوئی inconsistency آتی ہے یا کوئی difficulty آتی ہے تو پھر اس کو ہم suspend کر کے آگے چل سکتے ہیں لیکن ایک چیز موجود ہی نہیں ہے تو inconsistency کیسے ہوگی۔ اس کے بعد آپ کی جو residuary powers ہیں اس حوالے سے یہ بات کرتے ہیں تو جو اسمبلی رولز موجود ہیں ان کے تحت ہی آپ کے اختیارات ہیں، ان میں اگر کہیں کوئی غلطی، کوتاہی یا inconsistent with to prevailing condition ہے تو اس کو آپ درست کر سکتے ہیں لیکن محترم چاہتے ہیں کہ قاعدہ 234 کے تحت رولز کو suspend کرنے کا حکم جاری کریں تو ہم کون سے rules suspend کریں؟ ہمارے پاس تو ایسا کوئی rule ہی نہیں ہے جس کے تحت ان کو طلب کیا جا سکتا ہے یا ان کے پروڈکشن آرڈر جاری کئے جا سکتے ہیں۔ قاعدہ 234/235 میں اگر کہیں کوئی غلطی پائی جائے، کوئی رکاوٹ ہو یا اس میں کوئی clarity نہ ہو تو وہ آپ کے پاس اختیارات ہیں اس کو دور کر سکتے ہیں لیکن ایک چیز موجود ہی نہیں ہے تو قاعدہ 234 کے تحت آپ کس طرح پروڈکشن آرڈر جاری کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! میں پھر یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ ایک آدمی جو عدالتی حکم کے تحت گرفتار ہوا اور جوڈیشل ریمانڈ پر ہے آپ کے پاس کیا اختیار ہے کہ یہ House resolution pass کر دے کہ فلاں شخص جو کہ ریمانڈ پر ہے اس کو رہا کر دیں، کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے۔ یہ بلوچستان کی بات کر رہے تھے تو بلوچستان والوں نے ایک مرتبہ یہ کیا اور اس کے بعد انہوں نے یہ realize کیا اور وہ اپنے رولز میں ترمیم لے کر آئے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بلوچستان ہی کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ اپنے پنجاب کی بات کریں۔ پنجاب میں آپ نے کچھ کیا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ ایک منٹ بیٹھیں اور بات سن لیں۔ لاء منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں جب آپ بات کر رہے تھے تو کسی نے مداخلت نہیں کی۔ میں بات کر رہا ہوں آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کی بات سنیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ بلاوجہ اس مسئلے کو غلط رنگ دیا جا رہا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترم سابق سپیکر صاحب floor لینا چاہ رہے ہیں ان کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ سپیکر کے اختیارات محدود ہیں کہ سپیکر یہ اختیار استعمال نہیں کر سکتا کہ کسی عدالتی حکم میں مداخلت کرے۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ پروڈکشن آرڈر جاری کرتی ہے تو ان کے رولز میں ان کے پاس اختیار موجود ہے اور آپ کے پاس اختیار نہیں ہے۔ یہ آپ کو قرارداد کے ذریعے سے ایسا اختیار دینا چاہتے ہیں کہ جس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی کیونکہ وہ شخص عدالتی حکم کے تحت پولیس کی custody میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو بات کی ہے اس میں انہوں نے آپ کے اختیار کو بھی چیلنج کر دیا ہے کہ آپ کو اختیار حاصل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہاؤس کے custodian کے متعلق تھوڑی سی زیادہ ہو گئی ہے اور custodian کے متعلق اس طرح کی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے رانا محمد اقبال خان کا احترام کرتے ہوئے ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے don't try to misconstrue my statement میں قطع کلامی کی معافی چاہتا ہوں۔ آپ میرے الفاظ کو توڑ مروڑ کر پیش مت کریں۔ I am on personal explanation.

رانا محمد اقبال خان: وزیر قانون! آپ میرے محسن اور میرے بھائی ہیں میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن آپ custodian of the House کے اختیارات کو چیلنج کر رہے ہیں۔ مجھے اس بات کا افسوس ہے آپ نے کل بھی یہ بات کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ غلط بات ہے اور میری integrity کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ آپ نے دس سالوں میں یہ نہیں کیا تو پھر اس سے پہلے تو یہ اختیارات آپ کے پاس موجود تھے custodian of the House اس وقت کے وزیراعلیٰ تھے ان کے اختیار میں بھی یہ بات تھی۔ ایسی بات پہلے کبھی ہاؤس میں آئی ہی نہیں ہے چودھری ظہیر الدین نے بات کی ہے کہ 2011 میں میرے سامنے ایسی کوئی بات آئی تھی تو میرے سامنے کبھی ایسی کوئی بات نہیں آئی۔

جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ چودھری ظہیر الدین آپ ہم پر الزام لگا رہے ہیں آپ کے پاس پہلے بھی حکومت رہی اور اب بھی آپ کے پاس حکومت ہے، اگر اب بھی آپ اس کو کرنا چاہیں گے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آج کا یہ جو معاملہ ہے اس میں آپ اپنے اختیارات کو استعمال کریں۔ اس ہاؤس کے معزز ممبر کو پرسوں پکڑا گیا ہے اور ہم پرسوں سے درخواستیں دے رہے ہیں اگر آپ اس ہاؤس کے ممبران کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں تو میں امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہماری اس درخواست کو نہ صرف قاعدہ 234 کے تحت بلکہ آپ کا اپنا ذاتی اختیار موجود ہے اس کو استعمال کریں گے اور اس کا بعد میں آپ قانون بھی بنوا سکتے ہیں، آپ بعد میں اس کو suspend بھی کر سکتے ہیں لہٰذا آپ اپنے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے جو rule بنائیں گے تو میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں اور میرے تمام ساتھی اس معاملے میں اس ہاؤس کا ضرور ساتھ دیں گے۔ میں امید واثق رکھتا ہوں۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں کیونکہ مجھے بھی پتا ہے۔ میں رانا محمد اقبال خان اور ان کی فیملی کا دل سے بہت احترام کرتا ہوں اس بات کا

رانا صاحب کو بھی علم ہے۔ رانا صاحب! جو facts ہیں ان کو بڑی معذرت کے ساتھ clear کرنا ضروری ہے میں جان بوجھ کر وہ بات نہیں کر رہا تھا جب آپ کے سامنے بھی یہ issue آیا تھا تو آپ بھی یہ issue حل نہیں کر سکے تھے اور وہ بھی same issue تھا۔ اب چودھری ظہیر الدین! آپ اپنی بات کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس وہ اختیار نہیں تھا اور میں نے اس issue کو سپورٹ بھی کیا تھا لیکن میں حکومت کا حصہ نہیں تھا میں نے آپ والی کرسی پر آنے سے ایک دن پہلے اپنی پارٹی سے resign کیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے interrupt کر رہے ہیں تو cross talk اچھی بات نہیں ہے مجھے آپ سے یہ امید نہیں ہے۔ میں نے اللہ کے فضل و کرم سے اس ہاؤس کو۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! نہیں، نہیں، اب آپ چودھری ظہیر الدین کی بات سن لیں کیونکہ وہ اس وقت اپوزیشن لیڈر تھے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری نظر میں رانا صاحب کا بہت احترام ہے اور میرا ذاتی تجربہ پچھلے صرف دس سالوں پر محیط نہیں ہے بلکہ میں ان کو بہت عرصے سے جانتا ہوں کہ یہ غلط بات نہیں کرتے اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف طریق کار کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات جب ہمارے معزز ممبر سوہنے خان اور ایک دو مزید ساتھی پکڑے گئے تو میں یہ بات اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں نے اپوزیشن لیڈر کے طور پر move کیا تھا لیکن ان کو میرے خیال میں کسی بھی وجہ سے یہی کہا گیا تھا کہ ایسے رولز نہیں ہیں لیکن یہ offer نہیں ہوئی تھی کہ رولز کو amend کر لیں۔

جناب سپیکر! میں جناب سے عرض کروں گا کہ خواجہ سلمان رفیق ہمارے ہاؤس کے ممبر ہیں ان کے بھائی فیڈرل کی طرف سے پروڈکشن آرڈر پر چلے جائیں گے لیکن اب شاید پروڈکشن آرڈر کے ذریعے سے ہی اسمبلیاں چلنی ہیں تو جو طریق کار ہے وہ میں نہایت ادب سے آپ،

رانا صاحب اور وزیر قانون کی خدمت میں عرض کروں گا کہ rules amend کرنے کے لئے procedure شروع کیا جائے اور اسی اجلاس کو اتنا extend کیا جائے کہ یہ پاس ہو جائے تو اس کے بعد آپ کو اختیارات مل جائیں تو یہ درخواست اپنی لے آئیں کیونکہ ہم ان کو یہاں اسمبلی میں لانے کے خلاف نہیں ہیں ہم غیر قانونی طور پر ایکٹ کرنے کے خلاف ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں یہ طریق کار بنا لیا گیا ہے اگر کوئی معزز منسٹر کسی سوال کا جواب دے رہا ہو تو آگے سے ایک دم یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ منسٹر کی تیاری نہیں ہے حالانکہ منسٹر صاحبان باقاعدہ تیاری کے ساتھ سوالوں کے جواب دے رہے ہوتے ہیں۔یہاں پر بات کوئی ہوتی ہے اس کو اپنی مرضی کے مطابق رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں پہلی مرتبہ اس اسمبلی میں منتخب ہو کر نہیں آیا کہ میں قطعی طور سپیکر صاحب کے اختیارات کو چیلنج نہیں کر رہا بلکہ میں نے آپ کے اختیارات کے حوالے سے وضاحت کی ہے کہ وہ غلط فہمی پیدا کرنا چاہ رہے ہیں اور وہ آپ کو ایک ایسا اختیار دینا چاہ رہے ہیں میں ان الفاظ کو دہراتا ہوں کہ وہ آپ کو ایک ایسا اختیار دینا چاہ رہے ہیں جو اختیار استعمال کرنے کے بعد بھی یہ ہمیں یقین نہیں ہے کہ وہ implement ہو گا یا نہیں۔ اگر کل یہ اسمبلی قرارداد پاس کر دیتی ہے نیب اور عدلیہ اس قرارداد کو مانتی ہی نہیں ہے تو اس اسمبلی کی کیا عزت رہے گی؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اسمبلی کی نہیں بلکہ سیاستدانوں کی بات کرتا ہوں کہ ہم کس کی وجہ سے بے عزت ہو رہے ہیں؟ یہ چوریاں یا جو کچھ بھی نکل رہا ہے یہ ہمارا تو نہیں نکل رہا۔ یہ سب کچھ ان کا نکل رہا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ ان کے اپنے دَور کے مقدمات قائم کئے ہوئے ہیں جن کے سلسلے میں آج یہ جیلوں میں جا رہے ہیں۔ باہر آتے ہیں تو victory بنا کر آتے ہیں۔ خدا کے لئے ہم سب کو بھی اپنے ساتھ کیوں ذلیل کر رہے ہیں؟ نیب کے متعلق ہم نہیں دیکھنا چاہتے کیونکہ انہوں نے جو کیا ہے قانون کے مطابق کیا ہے، اگر

غلط کیا ہے تو یہ عدالت میں جا کر اُس کو چیلنج کریں۔ اس اسمبلی کو بیچ میں کیوں گھسیٹ کر لانا چاہتے ہیں؟ اسمبلی کو آج تک آپ نے اختیار دیا ہی نہیں ہے۔ محترم رانا محمد اقبال خان اب باہر تشریف لے گئے ہیں حالانکہ یہ خود سپیکر تھے اور اسی ہاؤس میں یہ معاملہ take up ہوا تھا۔

جناب سپیکر! جب رانا ثناء اللہ خان نے کہہ دیا کہ میں نہیں کرنا چاہتا تو اُس وقت رانا محمد اقبال خان کہتے کہ as a custodian of the House میرا اختیار ہے لہٰذا میں کرواؤں گا۔ جب رانا ثناء اللہ خان کے سامنے کوئی بولنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا تھا تو اُس وقت custodian of the House کہاں تھے، کیا اُس وقت custodian of the House کو اپنے اختیارات کا احساس نہیں تھا اور یہ مسئلہ اُس وقت حل کیوں نہیں ہوا؟

جناب سپیکر! میرے دوست جناب محمد معاویہ بیٹھے ہوئے ہیں جن کے والد کا دو دفعہ یہاں سے پروڈکشن آرڈر refuse کیا گیا لہٰذا میں آپ سے request کروں گا کہ اُن کو بھی سنیں۔ بطور بیٹے کے اِن کے دل پر کیا گزری ہو گی جس وقت ان کے باپ کو اسمبلی میں پیش نہیں کیا گیا۔ بطور ایک باپ کے آپ کے دل پر اُس وقت کیا گزری جس دن چودھری مونس الٰہی کو اس ہاؤس میں پیش نہیں کیا گیا حالانکہ اُس وقت محترم رانا محمد اقبال خان ہی ہاؤس کے custodian تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کسی بھی قرارداد کے ذریعے آپ کو کوئی ایسا اختیار نہیں دینا چاہتے جس کو استعمال کرتے ہوئے آپ کو کوئی embarrassment ہو۔ آپ بہتر طور پر اپنے اختیارات کو سمجھتے ہیں، استعمال کرنا جانتے ہیں and you are the best judge لہٰذا آپ کا جو فیصلہ ہو گا ہمیں قابل قبول ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ وفاق میں اِس وقت جو لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، ایک وقت تھا جب وہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ میرے والد مولانا اعظم طارق شہید کے پروڈکشن آرڈر کو refuse کیا گیا اور یہی لوگ حکمران تھے۔ یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ تقریباً 20 سال کا عرصہ گزر گیا ہے اور میں جوان ہو کر اس اسمبلی میں پہنچ گیا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ کریم نے فرمایا:

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان دنوں کی اُلٹ پھیر ہوتی رہتی ہے لیکن اصل بندہ وہ ہے جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر کمزور لوگوں کو نہ بھولے۔ مجھے بہت خوشی ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ آج اقتدار انصاف پسند لوگوں کے پاس ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومتی پارٹی کا حصہ ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ اقتدار کی کرسی پر بیٹھنے کے باوجود آج بھی حکومتی بنچوں پر بیٹھے معزز ممبران وہ بات کر رہے ہیں جو سنجیدہ اور mature سیاستدان کو کرنی چاہئے۔ اُس وقت یہ لوگ کہاں تھے جب دو مرتبہ انہوں نے میرے والد کے پروڈکشن آرڈر کو refuse کیا، چودھری مونس الٰہی کے پروڈکشن آرڈر کو refuse کیا اور سوہنا صاحب کے ساتھ بھی یہی واقعات ہوئے؟ اگر بیس سال پہلے انہوں نے یہ آرڈر کئے ہوتے تو آج یہ دن اِن کو نہ دیکھنا پڑتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اگر اپنے دل کی بات پوچھوں تو مجھے 1997 کا وہ زمانہ یاد ہے جب میں باہر کرسیوں پر آکر اپنے والد کا انتظار کیا کرتا تھا اور باہر دروازے پر آکر انتظار کرتا تھا کہ کون سا وقت آئے گا جب میں اپنے والد کا چہرہ دیکھ سکوں گا؟ ہزاروں ووٹ لے کر کامیاب ہونے والوں کے ساتھ انہوں نے یہ سلوک، ظلم اور زیادتی کی ہے؟

جناب سپیکر! اگر میں اپنا دل دیکھوں اور 1997 کے اپنے جذبات دیکھوں تو خدا کی قسم میرے جذبات یہ ہیں کہ کسی کو بھی پروڈکشن آرڈر نہیں ملنے چاہئیں اور اِن کو وہیں پر پڑا رہنا چاہئے۔ انہوں نے قرآن اور دین کے علماء اور پُرامن سیاستدانوں کے ساتھ ظلم کیا ہے لیکن اللہ کرے کہ میں اُن لوگوں میں نہ ہو جاؤں جو اقتدار میں پہنچنے کے بعد کمزور کے احساسات کا احساس نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں محترم وزیر قانون اور پارٹی کے اندر ہونے والی اس تمام تر debate کا حامی ہوں کہ پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے ہمیں ایک مضبوط قانون سازی کرنی چاہئے اس لئے نہیں کہ کل آنے والے وقت میں ان کے ساتھ کیا ہوگا بلکہ اس لئے کہ جو زخم انہوں نے دیئے ہیں ہم اِن کو وہ نہیں دینا چاہتے۔

"ایناں نے ماڑی کیتی اے پَر اسیں ایناں نال چنگی کر کے جاواں گے۔"

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے ایک گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! ایک منٹ کے لئے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سعید اکبر صاحب! ذرا مختصر کریں کیونکہ باقی ایجنڈا کافی رہتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ نہایت ہی اہمیت کے حامل subject پر آج یہاں پر discussion ہو رہی ہے اور نہایت ہی اہم باتیں یہاں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوسری دفعہ سپیکر بنایا ہے۔ جیسے یہاں راجا صاحب نے فرمایا اور رولز آف پروسیجر کی جو کتاب آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے تو جو رولز آج کے ایجنڈے میں آڑے آئیں گے آپ with the consent of this House اُن کو relax کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہاں پر قرارداد کی بات کی جاتی ہے تو میں اس بات کے خلاف نہیں ہوں لیکن ہم نے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر سینکڑوں قراردادیں 1985 سے لے کر آج تک دیکھی ہیں۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، سعید اکبر صاحب! ذرا مختصر کر لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ کے سامنے یہاں کتنی قراردادیں پاس ہوئی ہیں۔ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ، پنجاب گورنمنٹ اور کئی اداروں کی قراردادیں پاس کیں مگر چونکہ قرارداد کی حیثیت تو ہوتی ہے لیکن قانونی گرفت نہیں ہوتی البتہ ہمارے ایم پی اے صاحبان کے دل کی بھڑاس یا اُن کا مسئلہ قرارداد کے ذریعے ہاؤس میں آ جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کی رولز کے ساتھ تشفی یا تسلی نہیں ہو سکتی تو اس ہاؤس کے ممبر ایڈووکیٹ جنرل کو بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح چودھری ظہیر الدین نے فرمایا کہ اس کے اوپر practical کام کیا جا سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُس کا کوئی حاصل بھی ہو گا اور نتیجہ بھی نکلے گا۔ میں نے سارے رولز دیکھے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! رولز میں اِس وقت کوئی provision نہیں ہے جس میں آپ پروڈکشن آرڈر جاری کر سکیں۔ جس طرح میرے بھائی جناب محمد وارث شاد قرارداد کے

حوالے سے فرماتے ہیں تو اس بات پر میں ہاؤس سے اور آپ سے یہ request کرتا ہوں کہ یہ قرارداد پاس کروادیں لیکن پھر اس کی کیا حیثیت ہوگی بلکہ یہ اتنا بڑا fire back ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور راجا صاحب نے بتادیا ہے۔ آپ مختصر کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم گورنمنٹ کو direct کر سکتے ہیں لیکن کسی عدالت کو قرارداد کے تحت کس طرح direct کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ٹھیک ہے اور یہ بات ہوگئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سب کی بات سن لی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اتنی باتیں یہاں ہوئی ہیں آخر ہم بھی ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ایک سیکنڈ ذرا بیٹھ جائیں۔ راجا صاحب! اس میں issue یہ ہے اور قطع نظر اس کے کہ پہلے کیا ہوتا رہا ہے کیونکہ ایک دن تو آنا ہے کہ ہم نے ان چیزوں سے نکل کر سوچنا ہے کہ وہ پہلے کیا کرتے رہے ہیں یا انہوں نے کیا کیا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر آپ نے ہماری بات ہی نہیں سننی تو ہم سب احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کرکے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: آپ بات تو سن لیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ کو یہ علم ہی نہیں کہ میں آپ کی favour میں بات کر رہا ہوں۔ چلیں، جاتے ہیں تو جائیں لیکن میں ہاؤس کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس میں نہیں پڑنا چاہئے کہ ہم سے پہلے والوں نے کیا کیا ہے۔ اگر انہوں نے غلط کام کئے ہیں تو اگر ہم آج صحیح کام کریں گے تو credit ہمارے ان دوستوں کو ہی ملے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اسے ہار اور جیت کا مسئلہ نہ بنائیں بلکہ ایک ایسی historical چیز کریں کہ جس سے واقعی پتا چلے کہ آپ نے اب بہت سیکھ لیا ہے اور واقعی دل سے جمہوریت پسند لوگ ہیں تو

ایسا کام کر جائیں کہ پھر ریکارڈ کا حصہ رہے گا۔ جب سے یہ اسمبلی بنی ہے تو اگر اتنے سالوں سے یہ کام کسی نے نہیں کیا۔ ایک چیز سامنے آئی ہے تو ہم اپنی ذات کو چھوڑیں، میں بھی، آپ بھی اور ہم سب اپنی ذات کو چھوڑیں۔ راجا صاحب! ہم سب اپنی ذات کو چھوڑیں کہ اس وقت یہ ہوا تھا اور چودھری ظہیر الدین نے ٹھیک کہا کہ "اس وقت یہ ہوا تھا" اور ادھر معزز ممبر جناب محمد معاویہ نے بھی کہا کہ "اس وقت بھی یہ ہوا تھا" اور اب بھی مجھے ان سے کوئی توقع نہیں ہے کہ خدانخواستہ خدانخواستہ انہیں پھر اقتدار ملے تو پھر یہی کریں گے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کی طرف نہیں دیکھنا بلکہ ہم نے اچھائی کی طرف دیکھنا ہے اور ایک تاریخ ساز کام کرنا ہے جس کا credit آپ کو ملے خاص طور پر حکومت کا اور اس اسمبلی کا image عام لوگوں کی نظروں میں بہتر ہو کہ ہم صرف اپنی ذات کے لئے ایسا نہیں کرتے اور ہم صرف ایسا کسی کو خوش کرنے کے لئے نہیں کرتے بلکہ ایک اصولی کام ہم نے کیا ہے۔ اس کے اوپر ہم ایک fruitful thought اور تھوڑا وقت لے کر سارے معزز ممبران سوچیں اور discuss کریں۔ راجا صاحب! آپ وزیر اعلیٰ سے بات کر لیں اور پارٹی کے لوگ بھی بات کر لیں تو ایک sense متفقہ طور پر آنی چاہئے۔ جب ایک متفقہ sense آئے گی، ظاہر ہے انہیں تو اتنا برداشت نہیں ہے کہ میں جو بات کر رہا ہوں وہ بھی نہیں سنی۔ راجا صاحب! بات یہ ہے کہ ہم اس بات کو اس طرح ختم نہ کریں بلکہ اس کا کوئی positive اور حتمی نتیجہ نکالیں جس سے اس اسمبلی کے وقار اور عزت میں اضافہ ہو۔ جو اس ہاؤس میں معزز ممبران اس وقت ہیں تو ان کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو تو یہ ایک تاریخ کا حصہ ہے۔

راجا صاحب! آپ، چودھری ظہیر الدین اور میرے علاوہ یہاں پر کتنے ممبران ہیں جو بڑی دیر سے اسمبلیوں میں آرہے ہیں۔ 1985 سے ہم اسمبلیوں میں آرہے ہیں یعنی 34 سال ہو گئے ہیں تو 34 سالوں کے تجربے کا اب positive end ہونا چاہئے۔ ہم یہ نہ سوچیں کہ اس پروڈکشن آرڈر کا فائدہ انہیں ہو جائے گا بلکہ اب آپ فائدہ اور نقصان نہ سوچیں۔ اب آپ ایک ایسی تاریخ بنائیں جس سے آنے والی اسمبلیوں کے لئے مثال ہو کہ انہوں نے اپنی ذات کی پروا نہیں کی بلکہ ایک ایسا کام کیا ہے جس سے جمہوریت کو بھی فائدہ ہوا ہے، اسمبلی کا وقار بڑھا ہے اور آپ لوگوں کی عزت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راجا صاحب! ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ بیٹھ کر اس کے اوپر کام کرنا ہے اور پھر ایک positive چیز سامنے لے کر آئیں جو کہ متفقہ طور پر آئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ایک request کرنا چاہوں گا کہ جس طرح آپ نے فرمایا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک احسن اقدام ہے اور ہمیں اچھی روایات قائم کرنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو assure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ہم ترمیم کے لئے ایک ڈرافٹ لے کر آئیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی ہاؤس سے پاس کروائیں گے irrespective of the fact کہ اس کا کس کو فائدہ ہوتا ہے اور کس کو نقصان ہوتا ہے لیکن یہ ایک اچھا کام انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے کرنا ہے اور ہم نے آپ کی قیادت میں on the floor of the House ایک نئی سیاسی روایت انشاء اللہ تعالیٰ قائم کرنی ہے۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! میری بھی یہی خواہش ہے کہ یہ credit انہیں جائے اور یہ credit انہیں لینا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! آپ نے بہت بڑا دل کرتے ہوئے ایک بہت ہی visionary leadership کا role play کیا ہے اور آپ ایک role model کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ جو لوگ hurt ہوتے ہیں جو aggrieved ہوتے ہیں آپ نے ان کے لئے تازہ ہوا کی کھڑکی کھولنے کا جو فیصلہ کیا ہے یہ تاریخی قدم ہوگا اور میں جس بات کی ان سے request کر رہا تھا کہ آئیں اکٹھے مل کر یہ کام کرتے ہیں تو آپ نے حکومتی بنچوں کو اور وزیر قانون نے جس طریقے سے plead کیا ہے، ہم غلط کام کرنے سے ہمیشہ بچیں گے لیکن اب جو کوئی بھی اپوزیشن میں بیٹھا ہوگا یا even treasury benches سے کسی کو اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا ہوگا تو اس کے لئے آپ کے اس فیصلے کے بعد ایک روشنی کی رمق ملے گی جو کہ اسے نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی طرف سے آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ترمیم آئے گی اور اس کے بعد پروڈکشن آرڈر بھی آیا کرے گا۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 29 جناب جعفر علی ہوچہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 31 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 190/18 محترمہ مسرت جمشید کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

سرکاری افسر کا اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے شہری کو نقصان پہنچانا

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں بذریعہ تحریک التوائے کار اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم معاملہ کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں جس میں ایک سرکاری افسر نے نہ صرف اپنے سرکاری اثر ور سوخ کا ناجائز استعمال کیا بلکہ دھوکا دہی اور فراڈ کا بھی مرتکب ہوا اور قومی خزانے کو جعل سازی سے نقصان پہنچایا۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے ایک عزیز شیخ احسان نے ایک خاتون بسم اللہ اعوان سے 248 کنال اراضی رائیونڈ روڈ لاہور کے قریب 2003 میں خریدی اور 25 لاکھ روپے بیعانہ ادا کر دیا اور اخبار میں ایک اشتہار بھی دے دیا تاکہ اگر کسی کو اعتراض نہ ہو۔

جناب سپیکر! بسم اللہ اعوان بجائے بقایا رقم لے کر رجسٹری کروانے کے لئے ملک سے باہر چلی گئیں بلکہ کئی مرتبہ رابطہ کرنے کے باوجود واپس نہ آئیں تو شیخ احسان نے عدالت سے رجوع کر لیا اور کیس ابھی تک عدالت میں چل رہا ہے۔2016 میں بسم اللہ اعوان کا بھانجا نبیل اعوان پنجاب میں سیکرٹری تعلیم مقرر ہوا اور اس سے قبل ڈپٹی سیکرٹری وزیراعلیٰ بھی رہا اور اس وقت کے وزیراعلیٰ کے قریب تصور ہوتا تھا اُس نے اپنی خالہ سے والدہ کے نام مختار عام لیا اور اپنے والد کے نام رجسٹری کروالی۔ حالانکہ مختار عام پہ لکھا ہوا ہے کہ جب تک مقدمات عدالت میں ہیں یہ پراپرٹی مختار عام کسی کو منتقل نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود اس سرکاری افسر نے اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے ناجائز طریقہ سے ایک ہی دن میں فرد بیچ لی، اسی دن ٹکٹیں لگوا کر سادہ کاغذ پر رجسٹری کروالی جو کہ طریقہ عرصہ دراز سے متروک ہو چکا ہے اور اسی دن اپنے والد کے نام سے انتقال کروالیا جو کہ قانوناً غلط ہے اور اپنے ایک فرنٹ مین کے ذریعے سے شیخ احسان اور اس کے ایک ساتھی طاہر چودھری پر جعلی کاغذات تیار کرنے کا مقدمہ کروا کر انہیں دھمکایا کہ اس اراضی سے علیحدہ ہو جائیں۔ اس مقدمہ میں شیخ احسان کو بے گناہ قرار دیا گیا کیونکہ یہ جھوٹ پر مبنی مقدمہ تھا۔

جناب سپیکر! اس تمام صورتحال سے پولیس اور متعلقہ حکام کو متعدد بار آگاہ کیا لیکن کسی بھی ادارے نے شنوائی نہیں کی۔ یہ اختیارات کے ناجائز استعمال اور شریف شہریوں کو زبردستی اُن کی جائیداد سے محروم کرنے کا ایک سرکاری افسر کی دیدہ دلیری کا واقعہ ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ ایوان کی کارروائی کو معطل کر کے اس اہم اور اس سنگین مسئلہ پر بحث کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ ایک انتہائی serious معاملہ ہے جس کی نشاندہی محترمہ نے کی ہے اس سے پہلے بھی ایک دو دفعہ محترمہ سے اس سلسلے میں میری بات بھی ہوئی تھی اور میں نے معاملات کو سمجھنے کی کوشش بھی کی تھی میں نے انہیں یقین دلایا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کا کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب سپیکر! میں اب آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ معاملہ کو سپیشل کمیٹی کو بھیج دیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ہم وہاں sort out کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر1 کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی اس کی رپورٹ ایک مہینے کے اندر ہاؤس میں پیش کرے۔ راجا صاحب!اس کو sort out ضرور ہونا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!انشاءاللہ۔

جناب سپیکر: محترمہ!یہ ٹھیک ہے؟

محترمہ مسرت جمشید:جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

خواتین کی سماجی حیثیت پر

پنجاب کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر عام بحث

جناب سپیکر:اب گورنمنٹ بزنس ہے ایجنڈا پر Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016 اب اس پر بحث میں جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوادیں۔

اس کا آغاز وزیر خواتین ترقی کریں گی۔ جی، محترمہ اس رپورٹ کو move کر دیں۔

MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT(Ms Ashifa Riaz): Mr Speaker! I move for discussion on Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women for the year 2016.

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پر بحث کو کل پر رکھ لیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:کیونکہ ابھی تو اپوزیشن کا بائیکاٹ چل رہا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعتہ المبارک مورخہ 14-دسمبر 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔